مرے اپنوں کی لاشوں کو کفن دے کے دبا دینا

زلزلے سے متاثر بچے کے عجیب تاثرات

کسی آفت زدہ بستی کے ملبے پر کھڑا تنہا کوئی بچہ یہ کہتا تھا۔
مرے رخسار پر یہ جو جمے خوں کی لکیریں ہیں۔
مری مرتی ہوئی ماں کی محبت کی نشانی ہیں
مرے منہ کو نہیں دھونا......
مرے بالوں میں تہہ در تہہ جو مٹی اور ریزے ہیں۔
یہی تو اک گواہی ہے کہ میرے سر پہ بھی اک چھت تھی۔
مرے سر کو نہیں دھونا......
مرے گاؤں کے میدان میں نئے خیموں کی بستی میں
مرے رہنے کے سامان میں میرے اپنے نہیں بستے
وہ جن کے ساتھ رہتا تھا وہ اب اس میں نہیں رہتے
مجھے رہنے کا مت کہنا
کہیں خیمہ نہیں ایسا جہاں پر منتظر ہو ماں
کوئی کوچہ نہیں ایسا جہاں پر کھیلتے ہوں بھائی
جہاں بہنیں نہیں رہتیں وہاں مجھ کو نہیں رہنا
چلو اچھا میں رہ لوں گا میں منہ اور سر بھی دھولوں گا
مگر اک کام ہے میرا......
مرے ٹوٹے کھلونوں کی جھلک مجھ کو دکھا دینا
مرے اپنوں کی لاشیں تو کفن دے کے دبا دینا
مگر اس کام سے پہلے......
مرے کپڑوں کے دھبوں کو مری آنکھوں کے گوشوں کو
مری زندہ خراشوں کو مرے سینے کے تمغوں کو
مرے زخموں کو مت چھونا......
کسی آفت زدہ بستی کے ملبے پر کھڑا تنہا
کوئی بچہ یہ کہتا تھا......